گزارش احوال واقعی

سرزمین پنجاب نے خاک پاک کرم آباد کے حضرت مولانا سراج الدین احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ خوش بخت مسلمان کم کم ہی پیدا کیا ہوگا جس کی اپنی ذات اور جس کی اولاد نے مسلمانان ہند کی سربلندی اور اردو کے فروغ کے لئے ایسی خدمات سر انجام دی ہیں کہ ان سے انکار کرنا ممکن نہیں رہا - "زمیندار" اخبار کے احسانات ملت اسلامیہ کے لئے ناقابل فراموش ہیں - حضرت مولانا ظفر علی خاں کی شعلہ مقالی کا کسے اعتراف نہیں - ابھی تک بر عظیم کا گوشہ گوشہ ان کی گرم گفتاری سے گونج رہا ہے - قومی اور نعتیہ شاعری میں ان کا مرتبہ اقبال کے بعد کسی سے کم نہیں - مولانا سراج الدین احمد خاں کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور مولانا ظفر علی خاں کے سب سے چھوٹے بھائی، پروفیسر حمید احمد خاں وہ برگزیدہ شخصیت ہیں جنہیں مکروہات دنیوی سے دائمی نجات حاصل کئے اور بر عظیم کے مسلمانوں کو داغ فراق دئیے ایک سال گزر گیا لیکن ابھی اُن کے دئے ہوئے زخم اتنے تازہ ہیں کہ نہ دیکھے جا سکتے ہیں نہ چھوئے جا سکتے ہیں - آج اردو زبان اداس ہے - - - اسلامیہ کالج کے در و دیوار اجاڑ اجاڑ محسوس ہوتے ہیں - اس کالج کو حمید احمد خاں نے کیا کچھ دیا - اس وقت اس کی تفصیل میں جانا مشکل ہے اور جایا بھی کیا جائے کہ یہاں کا ذرہ ذرہ ان کے احسانوں تلے دبا ہوا ہے اور منہ بولتی تصویر ہے - ان کے زمانے کا اسلامیہ کالج آج خواب و خیال ہو گیا - اسلامیہ کالج ایک قافلے کا نام تھا - تحصیل علم، ذوق تخلیق و تحقیق کی پرورش اور ہندی مسلمانوں کی مجلسی زندگی کی ہزار سالہ روایات و اقدار کا تحفظ - یہ تینوں راستے ایک ہی منزل پر ختم ہوتے تھے، جس پر اسلامیہ کالج کا قافلہ گامزن تھا اور نیک نام تھا - کالج ہال اور اس کا اسٹیج گواہ ہے کہ پروفیسر حمید احمد خاں نے کیا کیا محفل شعر و سخن

یہاں برپا کی ہے اور جن میں شرکت کرنا باعث فخر سمجھا جاتا تھا ۔

ہر چند شاعر یا ادیب اور استاد کا نہ کوئی فرقہ ہوتا ہے نہ کوئی جماعت اور نہ اس پر کسی قسم کی مقامی یا بین الاقوامی جغرافیائی حد بندیاں عائد ہوتی ہیں کہ شاعر یا ادیب اور اُستاد میں صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ ایک قلم کے ذریعے اظہارِ جذبات و خیالات کرتا ہے اور دوسرا زبان کے ذریعے ۔ ایک کا طریقہ بلا واسطہ ہوتا ہے اور دوسرے کا بالواسطہ ۔ تاہم پروفیسر حمید احمد خاں جو مسلّم ادیب بھی تھے اور مسلّم استاد بھی ۔ اسلامیہ کالج کے لئے سرمایہ افتخار ہیں ۔ افسوس کہ ہمارے نظام تعلیم میں ایک استاد اور ایک غیر استاد کے قواعد ملازمت میں کوئی فرق باقی نہیں ہے ۔ جس طرح ایک دفتری افسر ، کلرک یا چپڑاسی اور چوکیدار کو ایک خاص عمر پر ملازمت سے سبکدوش کر دیا جاتا ہے اسی طرح اسی عمر پر ایک استاد کو بھی گھر میں بٹھا دیا جاتا ہے اور یوں اس کے تجربے اور علم و فضل کے چراغوں کو اندھیروں میں گم کر دیا جاتا ہے ۔ اس شہر میں ایک سے ایک عظیم عالم فاضل استاد یا کسب معاش کے چکر میں مختلف جگہوں پر ملازمت کرنے پر مجبور ہے یا پھر گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھا ہوا ہے ۔ پروفیسر حمید احمد خاں کے مسند رشد و ہدایت کو ان کی ذات گرامی سے محروم کر دیا گیا اور یوں نئی نسل ایک ایسے استاد کے فیض سے محروم ہو گئی جس کے چشمۂ علم و ادب سے ابلنے والے پانی کا قطرہ قطرہ آب حیات کا کام کرتا رہا ہے ۔

اس مرحلے پر ادارہ فاران ، اسلامیہ کالج کی طرف سے خاں صاحب کے برادران بزرگ پروفیسر محمود احمد خاں ، مولانا حامد علی خاں ، محترمہ بیگم حمید احمد خاں ، خاں صاحب کے بیٹوں ، اُردو زبان و ادب کے چاہنے والوں ، اساتذہ و طلبہ کے طبقے سے عموماً اور پاکستان اور اُردو سے خصوصاً تعزیت کرنے کا حوصلہ کر رہا ہے ۔ ہم ان سب کے سوگ میں شریک ہیں مگر ہمارے سوگ میں کون شریک ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ع "آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہوگئے"

اسلامیہ کالج پر خان صاحب کے بے شمار احسان ہیں - خان صاحب اپنے حقوق پورے کر گئے - وہ سبکدوش ہو کر اپنی منزل کی طرف کوچ کر گئے مگر اسلامیہ کالج پر اپنے پورے حقوق ادا کرنے کا وقت اب شروع ہوا ہے - ادارہ فاران نے اپنی سی ممکن کوشش کی ہے کہ اپنے اس محسن کو خراج عقیدت پیش کر سکے - اس کوشش کی ادنٰی سی جھلک اس خاص نمبر کی شکل میں آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے - ادارہ ہرگز مطمئن نہیں ہے کہ جو کچھ وہ پیش کر رہا ہے وہ کسی اعتبار سے بھی اس قابل ہے کہ اسے خان صاحب ایسی عظیم شخصیت کی شان کے شایاں خیال کیا جا سکے - ہم ممنون ہیں خان صاحب کے شاگردوں ، دوستوں اور دیگر قابل احترام مداحین کے جنھوں نے اپنی تحریروں سے فاران کے دامن کو جگمگانے کی کوشش کی - ہمارے پاس مضامین کی اتنی بڑی تعداد ہے کہ ایسے کئی نمبر نکالے جا سکتے ہیں مگر ہمارے وسائل مانع ہو رہے ہیں -

فاران کے اس یادگار شمارے کے لیے ہم نے اس سرورق کا انتخاب اس لیے کیا کہ یہ سرورق پروفیسر حمید احمد خاں صاحب کے ایما پر مصورِ مشرق جناب عبدالرحمن چغتائی صاحب نے اس وقت نقش بند کیا تھا جب ۱۹۵۹ میں فاران کا پہلا شمارہ شائع کیا گیا - اور اسے " فان " (fawn) رنگ میں اس لیے طبع کیا جا رہا ہے کہ یہ وہی رنگ ہے جو خان صاحب نے کالج کے بلیزر کے لیے منتخب کیا تھا -

آخر میں اگر اپنے قابل احترام پرنسپل پروفیسر ایس - اے رشید صاحب ، پروفیسر اختر الدین صاحب ، پروفیسر ارشاد الحسن صاحب ، پروفیسر ڈاکٹر احراز نقوی صاحب خصوصاً خاں صاحب کے فرزند اکبر جناب سعید احمد خاں صاحب کے شکر گزار ہیں کہ ان کے مشورے اور عملی اعانت اگر شامل حال نہ ہوتی تو شاید ہم اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکتے -

آخر میں ہم خاں صاحب کی روح پر فتوح سے شرمساری کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم وہ کچھ نہ کر سکے جو ہم چاہتے تھے تاہم

ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

تاخیر کے لئے سخت نادم ہیں -